REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۸
شمارہ ۳۲

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۲ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ہجری — ۹ ظہور ۱۳۵۸ ہش — ۹ اگست ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۳۱ء کی اطلاع مظہر ہے کہ :-
"حضور کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ، الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ ظہور (اگست) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی صحت ندریجاً ترقی پذیر ہے۔ اپریشن کی جگہ ابھی کافی نرم ہے۔ اور ٹانگ کی درد میں افاقہ ہے لیکن صبح اُٹھتے وقت یکدم درد چھڑ جاتی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ!

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کا چودھواں جلسہ سالانہ!

برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ مغربی جرمنی۔ سویڈن۔ کینیڈا اور ہالینڈ وغیرہ ممالک سے نمائندگان کی شرکت ❋ مختلف علمی اور تربیتی تقاریر اور لندن کانفرنس کا شو

رپورٹ مرتبہ مکرم منیر الدین صاحب شمس ۔ نائب امام مسجد فضل لندن

گزشتہ سال جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ بعض ناگزیر حالات کے باعث منعقد نہیں ہو سکا تھا۔ امسال چودھواں جلسہ سالانہ مؤرخہ ۱۹ و ۲۰ مئی ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوا الحمد للہ! چونکہ مناسب جگہ دستیاب نہ تھی اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مستورات کا جلسہ صرف ایک روز یعنی ۲۰ مئی کو محمود ہال لندن میں ہو۔ اور مردوں کا جلسہ پہلے روز محمود ہال میں اور دوسرے روز ویمبلڈن ٹاؤن ہال میں منعقد ہو جسے کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ انتظامات کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بنادی گئی تھی جس میں جماعت انگلستان کے ذمہ دار عہدیدار بطور ممبر شامل کیے گئے تھے۔ کمیٹی کی متعدد میٹنگز خاکسار اور پھر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب کی زیرِ صدارت ہوئیں جن میں جملہ انتظامات کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

مہمانانِ کرام ، برطانیہ کے مختلف شہروں نیز مختلف ممالک سے بھی دوست جمعرات کے روز سے ہی آنے شروع ہو گئے تھے۔ جن کی رہائش اور طعام وغیرہ کا انتظام مشن ہاؤس کے سپرد تھا۔ مہمانوں کو مختلف دوستوں کے گھروں میں ٹھہرایا گیا۔ اس سلسلہ میں جماعت کے افراد نے بہت تعاون کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس سال برطانیہ کے مختلف علاقوں کے علاوہ مغربی جرمنی ۔ سویڈن ۔ کینیڈا ۔ نائیجیریا اور ہالینڈ وغیرہ ممالک سے بھی جماعت کے دوستوں نے شرکت کی اور جلسہ کے دوسرے روز کی حاضری گذشتہ تمام سالوں سے قریباً دو سو زائد تھی۔ جلسہ میں شامل ہونے والے جملہ احباب کی تواضع کرنے کا موقع لندن کی جماعت کو ملا۔ جلسہ کے دوسرے روز مستورات نے چپاتیاں پکا کر دیں۔ جنہوں نے اس میں حصہ لیا ان میں سے بعض یہ ہیں :- مسز اشرف ۔ عثمان چینی ۔ مسز منان میاں ۔ مسز روحی شاہ ۔ مسز ناصر ۔ مسز رضیہ ملک ۔ مسز فضل الٰہی بٹ ۔ مسز بشریٰ خواجہ ۔ اور مسز سعید سہگل اور مسز بشریٰ احمد ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی طرح ہمارے خدام بھائی مکرم حنیف الرحمٰن صاحب ۔ مکرم اعجاز بٹ صاحب ۔ مکرم نو الد اختر صاحب ۔ مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب (سیکرٹری ضیافت) اور بعض دوسرے دوست ساری رات کھانا پکانے میں مصروف رہے۔

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مَیں آپ کے اس سالانہ کنونشن کے موقع پر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح سے کامیاب فرمائے اور آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا تعلق حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت سے ہے اور اس طرح آپ پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان ذمہ داریوں کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے :- کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ جب تک آپ اپنے آپ کو لوگوں کا حقیقی خیر خواہ ، ہی خواہ اور ہمدرد نہیں بناتے۔ آپ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کے محبوب و مقبول رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ آپ کے دل بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی سے سرشار ہونے چاہئیں۔ آپ کو ہمیشہ یہ فکر رہنا چاہیئے کہ آپ اپنی طاقتیں اور صلاحیتیں کس طرح بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔ ہر ایک سے محبّت کریں۔ کسی سے دشمنی اور نفرت نہ کریں۔ حتّٰی کہ ان سے بھی جو اپنے تئیں آپ کا دشمن سمجھتے ہیں۔ اس مقام کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اللہ تعالیٰ پر آپ کامل ایمان اور یقین نہ رکھتے ہوں۔ اور جب تک کہ اُس کی تائید آپ کے ساتھ نہ ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔"

مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)

جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

پہلا روز

مؤرخہ ۱۹ مئی کو محمود ہال میں زیرِ صدارت مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ، مردوں کا جلسہ ۲½ بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب نے کی۔ بعدہٗ خاکسار منیر الدین شمس نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؎
"تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے" پڑھی۔
نظم کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لندن و مشنری انچارج برطانیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس برقی پیغام کا انگریزی متن اور پھر اس کا ترجمہ سنایا ، جو حضور انور نے ازراہِ شفقت اس کانفرنس کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ (اس پیغام کا ترجمہ اسی صفحہ پر علیحدہ درج کیا گیا ہے)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس دعائیہ پیغام کے سنائے جانے کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں وہ اغراض و مقاصد بیان فرمائے جن کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ شروع فرمایا تھا۔ آپ نے ممبرانِ جماعت کو تلقین فرمائی کہ ہمیں ہمیشہ ان اغراض و مقاصد سامنے رکھنا چاہیئے اور انہیں پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے اُن دعاؤں کے ساتھ ہمارے اس جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنیوالوں کے لئے فرمائی ہیں۔
آخر میں آنمحترم نے اجتماعی دعا کرائی اور یوں برطانیہ کے چودہویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تشریف لے گئے۔ پھر محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیرِ صدارت اجلاس کی بقیہ کارروائی جاری رہی۔

(آگے صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک صلاح الدین ایم. اے. پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۹ ظہور ۱۳۵۸ ہش!

مرکز ہند میں پانچویں نئی وزارت کی تشکیل!

مارچ ۱۹۷۷ء میں ایک زبردست سیاسی انقلاب کے بعد بھارت میں جنتا (عوامی) حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ لیکن اس کے قیام پر ابھی ڈھائی سال بھی نہ گزرے تھے کہ پارلیمنٹ کے حالیہ اجلاس میں جو ماہ جولائی میں شروع ہوا، برسرِ اقتدار پارٹی کے خلاف، عدم اعتماد تحریک کی ایسی لہر چلی کہ جس کا مقابلہ کرنا حکمران پارٹی کے لئے مشکل ہو گیا۔ اور خود جنتا پارٹی کے ممبران یکے بعد دیگرے اس رنگ میں استعفے دیتے چلے گئے کہ پارٹی کی اکثریت متأثر ہو گئی اور بالآخر ۱۷ جولائی کو سابق وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی بھی وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔ اور یوں مرکز میں جنتا سرکار کا اقتدار عملاً ختم ہو کر رہ گیا ——!!

اس کے بعد مرکز میں ڈیڑھ ہفتے تک نئی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں جو سیاسی کشمکش چلتی رہی اور جو جوڑ توڑ ہوتے رہے، ان کی تفصیل سے ملک کے سیاسی اخبارات کے کالم بھرے پڑے ہیں۔

خُدا خُدا کر کے ڈیڑھ ہفتے کی بھاگ دوڑ کے بعد اس سیاسی کشمکش کا دَور اُس وقت ختم ہوا جب راشٹرپتی جناب سنجیوا ریڈی نے جنتا ایس کانگریس کے لیڈر چوہدری چرن سنگھ کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی —— چنانچہ مؤرخہ ۲۸ جولائی کو چوہدری چرن سنگھ نے کانگریس جنتا ایس اتحاد کے لیڈر کے طور پر بھارت کے پردھان منتری کی حیثیت سے حلف لیا اور ایک کولیشن سرکار کی تشکیل کی۔

اس نئی وزارت کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ حکومت ان مسائل سے نپٹنے میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہے۔ ہماری دلی خواہش اور تمنّا ہے کہ ملک میں ایسی پائیدار حکومت قائم ہو جو عوام کی بے اطمینانی اور بے چینی کو دُور کر کے سکون اور چین کی زندگی سے ہمکنار کرنے میں کامیاب ہو جائے اور یہ اُسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب

○— دولت کی تقسیم کا ایسا انتظام قائم ہو جس سے امیری اور غریبی کا غیر طبعی تفاوت ختم ہو جائے۔

○— افراطِ زر اور لا اینڈ آرڈر پر کنٹرول ہو جائے۔

○— مہنگائی اور ضروری اشیاء کی مصنوعی قلّت پر سختی سے قابو پا لیا جائے۔

○— بیروزگاری سے ملک و قوم کے نوجوانوں کو بچا لیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ

○— فرقہ پرستی کی ذہنیت کو ختم کر کے آئے دن کے فرقہ وارانہ فسادات کی نہ صرف روک تھام کی کوشش کی جائے بلکہ اس کے مصدر و منبع کو تلاش کر کے اس کی بیخ کنی کی جائے۔ کیونکہ یہ فرقہ وارانہ فسادات جمہوریت کی اس عظیم سلطنت کو اس طرح کمزور کر رہے ہیں جس طرح گھن لکڑی کو اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے

ہمیں خوشی ہے کہ بھارت کے نئے وزیر اعظم جناب چودھری چرن سنگھ نے وزیر اعظم بننے کے بعد قوم کے نام اپنے خطاب میں اُمید دلائی ہے کہ وہ ملک و قوم کی اسی رنگ میں خدمت کرنے کی کوشش کریں گے کہ جس سے ملک و قوم کی بے اطمینانی دُور ہو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"میں آج آپ لوگوں سے پہلے عوامی خادم کی حیثیت سے مخاطب ہوں۔ آج میں نے اور میرے چند ساتھیوں نے ملک کے دیکھ بھال کی مقدس ذمّہ داری سنبھالی ہے اور ہم سب مل کر اس ذمّہ داری کو پُورے خلوص اور دیانت داری سے ادا کریں گے۔ .... آج کا سب سے بڑا مسئلہ بھوک ہے۔ اس لئے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ملک کا کوئی بچّہ بھوکا نہ سوئے۔ ملک میں بیروزگاری بڑھ رہی ہے اور ہمیں ہر ایک کو روزگار فراہم کرنا ہوگا۔ میری حکومت میں اوّلیت بیروزگاری اور مفلسی دُور کرنے پر دی جائے گی۔ لوگوں کی آمدنیوں میں تفاوت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ شہروں اور دیہاتوں کے درمیان آمدنی کا زبردست فرق ہے۔ اس خطرناک رجحان کو روکنا پڑے گا۔ .... اور میری حکومت اقلیتوں ہریجنوں اور کمزور طبقات کو پُورا تحفّظ دے گی تاکہ وہ ملک کی ترقی میں پُورا پُورا حصّہ لے سکیں۔

حکومت اقلیتوں کو ان کے ثقافتی۔ مذہبی اور اقتصادی ترقی میں پُوری مدد دے گی۔ ہر زبان کو پُورا پُورا موقع دیا جائے گا۔ .... بہرحال آپ لوگوں کی خدمت میرا فرض ہے اور میں اپنے ملک کی اخلاقی اور اقتصادی اقدار بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔"

(بحوالہ الجمعیۃ دہلی ہفت روزہ ایڈیشن مؤرخہ ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر نئی حکومت جب برسرِ اقتدار آتی ہے تو وہ قوم سے اسی طرح کے وعدے کرتی ہے۔ پس اس لحاظ سے ہمارے نئے وزیر اعظم کے یہ الفاظ، یہ دعاوی اور یہ وعدے اُسی وقت اپنے اندر حقیقت کا رنگ بھریں گے جب ان کو عملی جامہ پہنایا جائیگا ہمیں اُمید ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان اربابِ حلّ و عقد کو اس رنگ میں ملک و قوم کی خدمت کرنے کی توفیق دے کہ جس سے عوام سُکھ اور چین کی زندگی بسر کر سکیں

اس موقع پر ہم قرآن مجید کا ایک ایسا حکم بیان کرنا چاہتے ہیں جو کائنات کے خالق و مالک کی طرف سے ہر صاحب اقتدار شخص یا حکومت کو دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ (طٰہٰ : ۱۱۹ - ۱۲۰)

کہ تیرے لئے یہ مقدّر ہے کہ تُو بھوکا نہ رہے (اور نہ تیرے ساتھی) اور تُو ننگا نہ رہے اور نہ تُو پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

ان آیات میں ہر حاکم اور حکومت کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ ایسا قانون بنائے۔ ایسا انتظام و انصرام کرے کہ جس کے نتیجہ میں کوئی بھوکا نہ رہے۔ کوئی پیاسا نہ رہے۔ کوئی ننگا نہ رہے اور کوئی بغیر چھت کے پڑا دھوپ میں جلتا نہ رہے۔ یعنی بنیادی طور پر عوام کے جو حقوق ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر انسان کو روٹی کپڑا اور مکان ضرور ملے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک انسان کی یہ بنیادی ضرورتیں پُوری نہیں ہوتیں بے اطمینانی اور بے چینی کا دَور دَورہ چلتا رہے گا!

ایک جامع حدیث بھی اس موقع پر بیان کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں جو حاکم و محکوم۔ حکومت اور عوام کے حقوق و فرائض پر بڑی تیز روشنی ڈالتی ہے۔ اور ہر فردِ بشر کے لئے خواہ وہ حکومت کی مشینری کا کوئی پُرزہ ہے یا عوام النّاس میں سے کوئی فرد مشعلِ راہ ہے —— ہمارے پیغمبر، محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :-

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ" (بخاری شریف)

یعنی تم میں سے ہر ایک نگران ہے جس کے تحت کچھ رعیّت (یا کوئی کام) ہے اور یاد رہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی رعیّت (یا اپنے کام) کی بابت پُوچھا جائے گا —— دُنیا میں کون انسان ہے خواہ مرد ہو یا عورت جو یہ کہہ سکے کہ میں ہر طرح کی ذمّہ داری سے آزاد ہوں۔ ہر ایک پر کسی نہ کسی رنگ کی ذمّہ داری عائد ہے۔ اگر وہ اُس ذمّہ داری کو صحیح رنگ میں ادا نہیں کرتا۔ اگر کوئی حاکم اپنے ماتحتوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا۔ اگر کوئی باپ اپنی اولاد کی تربیت کی فکر نہیں کرتا۔ اگر کوئی عورت اپنے گھر کی حفاظت کی ذمّہ داری ادا نہیں کرتی۔ اگر کوئی ملازم اپنے مفوّضہ کام کو کماحقّہٗ پُورا نہیں کرتا تو دنیا میں ایسے قانون بنے ہوئے ہیں جو فرائض سے غفلت برتنے والوں سے بازپُرس کرتے ہیں۔ اور ہمارا بلکہ ہر مذہبی انسان کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر اِس دُنیا کے قوانین سے کوئی بچ جاتا ہے تو خدا تعالےٰ کی ذات تو ہے جو ایک دن اُس سے ضرور حساب لینے والی ہے —— ہمارا ملک خدا کے فضل سے مختلف مذاہب کی آماجگاہ ہے۔ یہاں کے حاکم بھی خدا کی ذات پر یقین رکھتے ہیں اور عوام بھی —— پس حکومت کا فرض ہے کہ خدا کا خوف دِل میں رکھتے ہوئے عوام کے حقوق کا پُورا خیال رکھے اور جو وعدے قوم سے کئے ہیں وہ پورے کرے۔ دوسری طرف عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ ملک کو بلکہ اپنے آپ کو مضبوط بنانے والے تعمیری کاموں میں حصّہ لیتے ہوئے حکومت وقت کی پُوری اطاعت و فرمانبرداری کریں اور اُن تمام اُمور میں جو ملک و قوم کی بہبود کی خاطر حکومت کی طرف سے روبہ عمل لائے جائیں، تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔

(محمد انعام غوری)

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن مجید :- مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ان کے صرف نام شائع کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ جماعت احمدیہ کٹک۔ کیندراپاڑہ۔ برلیشہ (بنگال)۔ آسنور (کشمیر)

خطبہ جمعہ

اسلام دنیا میں امن و سلامتی کے حالات پیدا کرنے آیا ہے اور اس غرض سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم اسوہ کی شکل میں مبعوث کیا گیا ہے

اسلامی تعلیم محض ایک فلسفہ نہیں ہے بلکہ وہ انسانی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کرتی ہے اس کا ہر حکم امن پیدا کرنے اور جھگڑوں کو مٹانے والا ہے!

جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ احکام اسلام پر عمل کرے اور اپنی زندگی اور ماحول سے ہر قسم کی تلخیوں کو مٹانے کی کوشش کرے!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۸ مئی ۱۹۷۹ء بر مکان صاحبزادہ منیر احمد صاحب چیپ بورڈ فیکٹری جہلم

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اسلام کے معنے ہیں امن اور سلامتی۔ اور اسلام اس غرض سے آیا ہے کہ انسانوں میں امن کے حالات اور سلامتی کے حالات پیدا کرے۔ اس غرض کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عظیم اسوہ کی شکل میں دنیا کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اور اس غرض کے لئے سب سے پہلے اُمتِ محمدیہ میں

امن اور سلامتی کا ماحول

پیدا کیا گیا اور اس طرح پر اس اُمت کو نوع انسان کے لئے ایک نمونہ بنایا گیا۔

اسلام کہتا ہے کہ آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ زندگی گزارو۔ سارے لڑائی جھگڑے ختم کردو۔ زندگی کی تلخیاں مٹا ڈالو۔ اور امن کی اور اخوت کی اور دوستی کی فضا پیدا کرو۔

اسلام نے سارے جھگڑوں کو مٹانے کا حکم بھی دیا اور سارے احکام ایسے اسلام نے دیئے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں کوئی جھگڑا نہ پیدا ہوسکتا ہے نہ قائم رہ سکتا ہے۔

ہمارے آپس کے باہمی بہت سے تعلقات ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ ماں باپ کے تعلقات ہیں۔ بھائی بہنوں کے تعلقات ہیں۔ بہنوں بہنوں اور بھائیوں بھائیوں کے تعلقات ہیں۔ شہریوں کے جو ایک ہی ملک کے رہنے والے ہیں اُن کے آپس کے تعلقات ہیں۔ پھر

بین الاقوامی تعلقات

ہیں۔ ہر شعبۂ زندگی کے متعلق حکم یہ ہے کہ لڑنا نہیں۔ جھگڑے کی فضا پیدا نہیں کرنی۔ تمام معاملات کو پیار اور محبت کے ساتھ طے کرو مگر محض فلسفہ اور وعظ اور نصیحت ہی نہیں اسلام۔ بلکہ اسلام ہماری زندگیوں میں عملاً ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرکے مسلمان کی زندگی میں امن کے حالات پیدا کرتا ہے۔ ہر حکم جو دیا اسلام نے وہ امن پیدا کرتا ہے۔ وہ سلامتی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ جھگڑوں کو دُور کرنے والا ہے۔ وہ فسادات کو مٹانے والا ہے۔

اس کی تفصیل لمبی ہے وسعتیں رکھنے والی ہے۔ اسلام کا ہر حکم جھگڑے دُور کرنا اور پیار کو پیدا کرتا ہے اور جتنا ہم تفصیل میں جائیں اور اس پر غور کریں، یہ حسین تعلیم، یہ نہایت ہی اچھی اور روشن تعلیم اُبھر کے ہمارے سامنے آتی ہے۔

آج میں نے مختصر خطبہ دینے کا ارادہ کیا تھا۔ پس یہ بنیادی بات آپ کو جو یہاں بیٹھے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے ساری جماعت کو بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام نے سارے جھگڑے عملاً مٹا دیئے ہیں اور سارے احکام جھگڑے مٹانے والے دیئے ہیں اور پھر کہا ان پر عمل کرو، جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ

اسلام کے احکام

پر عمل کرے اور ہر قسم کی تلخیوں کو اپنی زندگی اور اپنے ماحول سے مٹانے کی کوشش کرے۔ اللہ نے توفیق دی تو انشاء اللہ اس کی تفصیل کے بہت سے پہلو ہیں جو جماعت کے سامنے مَیں بعد میں رکھوں گا۔ اس وقت اسی پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں کہ جھگڑوں کو آپ مٹا دیں۔ آئندہ میں بتاؤں گا جوں جوں مجھے توفیق ملتی رہی۔ کہ یہ جو مختلف قسم کے تعلقات ہیں ان کو کس حسین، ملاپ میں، بندھن میں جوڑا اور باندھا ہے۔ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے کہ ہم دنیا کے لئے اس

حسین اور امن والی تعلیم

کا نمونہ بنیں اور آپس کی ساری رنجشوں کو دُور کرنے والے بن جائیں۔ اُسی کی توفیق سے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۷ وفا ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۷۹ء

ربوہ ۲۷ وفا (جولائی) آج یہاں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔

نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں درج چوبیس احکامات کی تشریح فرمائی۔ حضور نے سورۂ بقرہ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۸ کی تلاوت فرمائی اور تفسیر کبیر سے ان کا ترجمہ پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے اور اس کی تفسیر سے فائدہ اُٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ترجمہ کو اچھی طرح جاننے والے ہوں۔ آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں جو درس دیا جاتا ہے اس میں تفسیر پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ آپ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ نئے احمدیوں اور نوجوانوں کو تفسیر سکھانے کے لئے ان کو ترجمہ سے اچھی طرح آگاہ کرنا ضروری ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ درس کا ایک لمبا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ اور آج کے دن رمضان کی مناسبت سے روزوں کے بارے میں احکامِ قرآنی سے مَیں اس کا آغاز کر رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد متذکرہ بالا آیات کے حوالہ سے نہایت بصیرت افروز پیرائے میں روزوں کے بارے میں چوبیس احکام قرآنی بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ان آیات میں روزہ کو اسلامی شریعت کے مطابق فرض قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزہ سے روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دُور ہوتی ہیں۔ ان روزوں کی مقررہ گنتی پوری کرنا فرض ہے۔ دائمی بیمار روزے کا فدیہ ادا کریں۔ سفر میں ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت طاری کریں۔ روزوں کا مقصد مومنوں کی بہتری ہے رمضان المبارک کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو تمام زبانوں اور تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں ایسے دلائل ہیں جو کہ ہر زمانے میں نئے علوم ظاہر کرتے ہیں۔ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اگر وقتی بیماری کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرنے والے کو بھی رمضان ہی کے دنوں کا ثواب ملے گا۔ اللہ روزوں کے معاملے میں مومنوں کے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ اور جو تنگی میں پڑے وہ خدا کے ارادہ کے خلاف کام کرنے والا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

حقیقتاً اور واقعۃً غلبۂ اسلام کا زمانہ آچکا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

انسانوں کی اکثریت جو آج اسلام سے باہر ہے وہ مستقبل قریب میں اسلام میں داخل ہو گی !

قرآن حکیم ہی دنیا بھر کے غریب اور دھتکارے ہوئے انسانوں کے مسائل کا واحد حل ہے

پندرھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کے اختتامی اجلاس سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب !

نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ ۱۵ ویں فضل عمرؓ درس القرآن کلاس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حقیقۃً اور واقعۃً غلبۂ اسلام کا زمانہ آچکا ہے۔ اور انسانوں کی اکثریت جو آج اسلام سے باہر ہے وہ مستقبل قریب میں اسلام میں داخل ہو گی۔

۱ درس القرآن کی یہ کلاس ربوہ میں ۸ جولائی تا ۲۲ جولائی دو ہفتے جاری رہی جس میں پاکستان بھر سے ۲۱۴ جماعت ہائے احمدیہ کے ۱۵۸۳ طلبہ و طالبات شامل ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرماتے ہوئے نوجوانوں پر مستقبل قریب میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انتہائی بصیرت افروز پیرائے میں قرآن حکیم کی تعلیم پھیلانے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سے باندھا ہوا ہے۔ اس لئے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم اور اس کے مطالب کو پھیلانا ضروری ہے تاکہ جب علاقوں کے لوگ اسلام میں داخل ہوں تو ایسے معلم میسر ہوں جو ان کی تربیت کر سکیں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تقاضا کریں گے کہ ان کو اسلام کی روح سے آشنا کیا جائے اور اس کی گہرائیوں کا علم دیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دنیا بھر کی بیماریوں کا علاج اور دنیا بھر کے وسیع ترین مسائل کا حل ہے اور ہمیں ساری دنیا کو یہ باور کرانا ہے۔ کہ یہ تعلیم اتنی بلند اور مؤثر ہے کہ تمہارے تمام مسائل حل کر سکتی ہے۔ اور تمہارے پاس جو تعلیم ہے وہ تمہارے مسائل کا حل نہیں ہے۔ جب ہم یہ بات دنیا کو بتا دیں گے تو وہ خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اسی ضمن میں آپ نے احمدی نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ مختلف ملکوں کی زبانیں سیکھیں تاکہ اقوام عالم تک قرآن کا پیغام مؤثر طریق پر پہنچا سکیں۔

آپ نے فضل عمر درس القرآن کلاس کے طالب علموں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس پندرہ دن کی مدت میں قرآن کریم کے تمام مطالب نہیں سیکھے جا سکتے بلکہ یہ مطالب تو پندرہ نسلوں میں بھی پورے طور پر نہیں سیکھے جا سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کلاس کا مقصد آپ طالب علموں کے دلوں میں قرآن کا پیار اور اس کی لذت کا چسکا ڈالنا ہے۔ جب یہ چسکا دل میں پڑ جائے گا۔ تو آپ قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی طرف راغب ہوں گے۔ آپ نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ میں اکثر لوگوں کو عیسائیت سے احمدی ہونے کے بعد سچی خوابیں آنے لگ گئیں۔ اب ایسے لوگوں کے سامنے دنیا بھر کے دہریے اکٹھے ہو کر کہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے تو بھی وہ کبھی نہیں مان سکتے۔ کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ کا قرب میسر آچکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بڑے زور سے اعلان کیا کہ دنیا بھر کے غریب اور دھتکارے ہوئے لوگوں کے مسائل کا جو حل اسلام پیش کرتا ہے وہ اور کوئی پیش نہیں کرتا۔ اور یہ بات ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی ہے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں یہ نور حاصل کیا۔ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اس قدر روحانی علوم حاصل کئے ہیں کہ دنیا کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے جو بنیادی مضامین سکھائے ہیں اُن کا ذکر کرنے کے لئے شاید مجھے چار سو یا چھ سو خطبے دینے پڑیں اور پھر بھی ایک حد تک ہی اس مضمون کا احاطہ ہو سکے گا۔ آپ نے اس سلسلہ میں صرف ایک مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں اور عالمین میں سے انسان ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے ہر چیز سے خدمت لینی ہے۔ اس تعلیم کے ماتحت خدا تعالیٰ نے انسان اور دیگر مخلوق کے حقوق قائم کر دیئے ہیں اور فرمایا ہے کہ ان سے فائدہ بھی حاصل کیا جائے مگر ان کے حقوق تلف نہ کئے جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد مثالیں دے کر نہایت خوبصورتی سے سارا مضمون واضح کیا اور فرمایا کہ ساری اسلامی تعلیمات اس ایک فقرہ میں آجاتی ہیں کہ اے انسان میں تجھے آپس میں لڑنے نہیں دوں گا۔ بلکہ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہوگا۔ اس طرح سے بتایا کہ انسان بحیثیت نوع، اشرف المخلوقات ہے اور بشر ہونے کے لحاظ سے انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں ماں باپ کے حقوق پر بھی دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے ہر مسلمان کو اس کے ماں باپ کی خدمت اور احترام کی تلقین کی ہے اور اس سلسلہ میں ایسی کوئی قید نہیں لگائی کہ ماں باپ مسلمان ہوں، نہ ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی نونہالوں کو قرآن کریم کے مطالب سیکھنے کی نصیحت فرماتے ہوئے ازراہ شفقت انہیں اس امر کی اجازت دی کہ اگر ان کو کسی جگہ کوئی بات سمجھ نہ آئے تو وہ حضور کو لکھیں، حضور انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ نے بڑی تحدی سے دعویٰ کیا کہ اخلاقیات کے بارے میں دنیا کے کسی بڑے سے بڑے فلاسفر اور ماہر اخلاقیات کی کوئی بات نکال کر دکھائی جائے تو آپ اس کے مقابلے میں قرآن کریم سے اس ایک مسئلے کے بارے میں اتنی جامع تعلیم نکال کر دکھائیں گے کہ کبھی انسانی ذہن اس بلندی تک پہنچا ہی نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سارا علم خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ احمدی نوجوان جو احمدیت میں پیدا ہوئے اور احمدیت سے منسوب ہونے کی بنا پر جن ذمہ داریوں کے مورد بنتے ہیں اس مقام کو پہچانیں اور اس کا حق ادا کریں۔

بعد ازاں حضور نے تقریری مقابلہ میں امتیاز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس سے قبل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

(الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۶۹ء)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

صفحہ ۳

روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو۔ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے نگہبان ہیں۔ روزہ کھولنے کے بعد سحری تک کھاؤ پیو اور صبح کے بعد افطار تک روزہ پورا کرو۔ اعتکاف کی حالت میں بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ یہ احکام خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ ان کی خلاف ورزی نہ کرو۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کے ان احکامات و آداب میں سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ اس ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرو اور کثرت سے دعائیں کرو ؛

درخواستِ دعا :-

مکرم محمد حفیظ صاحب احمدی چینتہ کنٹہ کی بچی عزیزہ ذاکرہ تبسم کی ایک آنکھ میں کینسر ہو جانے کے باعث ڈاکٹر کی مشورہ کے مطابق اپریشن کے ذریعہ پہلے ہی نکلوائی جا چکی ہے۔ اب بچی کی دوسری آنکھ بھی اس موذی مرض کا شکار ہو کر بینائی سے محروم ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اسے بھی نکال دینا مناسب ہوگا۔

بچی کے والدین سخت پریشان ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچی کو معجزانہ طور پر مکمل صحت و شفایابی عطا فرمائے۔ آمین ؛

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

صلیب سے کسر صلیب تک - ایڈیسہ و نصیبین کے آثار

(۲)

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نصیبین اور ایڈیسہ کی سرزمین سے توحید کی مہک کسر صلیب کی خوشبو اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات کا پیام آرہا تھا۔ گوشتہ مضمون میں کچھ جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ سرزمین فرات کا ماضی ہمیں کیا بتا رہا ہے! کچھ مزید باتیں ملاحظہ ہوں۔

ٹیشین کی انجیل

دوسری صدی کے آخر میں ایڈیسہ کے مشہور سریانی عالم Tatian (ٹیشین) نے اناجیل خمسہ کا ایک گلدستہ تیار کیا۔ چاروں اناجیل اور عبرانی انجیل کے فقروں کو اس طرح جوڑا گیا۔ کہ ایک مسلسل کہانی بن گئی۔ کمزور روایات اور دخیل عبارتوں کو بڑی حد تک چھوڑ دیا گیا۔ کئی سو سال تک یہ انجیل سریانی کلیسیا میں مقبول رہی۔ جب یہاں رومی چرچ غالب آگیا۔ تو ایک مہم کے تحت سرزمین دجلہ فرات کی کلیساؤں سے انجیل کے نسخے اکٹھے کئے گئے۔ بے دردی سے ان کو تلف کر دیا۔ صرف ایک مہم میں دو سو نسخے جلائے گئے۔ نتیجتاً آج اس انجیل کا ایک بھی مستند نسخہ موجود نہیں۔ چرچ نے ٹیشین کی انجیل کو تطابق اناجیل اربعہ کے نام سے یاد کیا۔ خود ٹیشین اُسے "تطابق اناجیل خمسہ" کے نام سے تعبیر کرتا تھا۔ کیونکہ اس میں عبرانی انجیل بھی شامل تھی ٹیشین کی مرتبہ انجیل کی شرح چوتھی صدی میں نصیبین کے ایک عالم اور سریانی کے شاعر نے تحریر کی۔ انجیل کی طرح اس کی شرح بھی ناپید ہے۔ وہ نیم موحد ہیں سے تھا۔ بعض منتشر حوالے موجود ہیں۔ لیکن اصل نسخہ ناپید ہے۔ بچے کھچے حوالوں کی مدد سے علماء عصر حاضر کوشاں ہیں کہ سریانی انجیل کے مندرجات کا کھوج لگایا جائے۔ رومی چرچ ٹیشین کی مرتبہ انجیل کے خلاف تھا۔ اس کی وجوہات جو معلوم ہو سکی ہیں درج ذیل ہیں۔

—(۱)—

تاریخ کلیسیا سے معلوم ہوتا ہے کہ قرونِ اولیٰ میں عبرانی نسل کے عیسائیوں کے پاس عبرانی انجیل تھی۔ اس میں توحید و تفرید اور رسالت مسیح کی تعلیم تھی یہ لوگ پولوس اس کے علم کلام اور عقیدۂ الوہیت مسیح کے سخت خلاف تھے۔ رومی چرچ نے اس انجیل کا پڑھنا پڑھانا جرم قرار دے دیا۔ یہاں تک کہ یہ انجیل صفحۂ ہستی سے ناپید ہو گئی۔

ٹیشین نے جہاں اناجیل اربعہ سے خوشہ چینی کی وہاں عبرانی انجیل سے شہد خالص کشید کیا۔ ٹیشین پر سب سے بڑا الزام یہی تھا۔

—(۲)—

حضرت مسیح علیہ السلام قدرت مجردہ سے پیدا ہوئے ظاہر ہے کہ یوسف نجار ان کے باپ نہیں تھے۔ انجیل میں نسب نامے یوسف نجار کے ناطے سے درج ہیں۔ یہ نسب نامے جن میں حضرت مسیح کو ابن داؤد ثابت کیا گیا۔ حضرت مسیح کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ٹیشین نے ان کو قبول نہیں کیا۔ ٹیشین سمجھتا تھا کہ حضرت مسیح داؤد کی نسل سے نہیں بلکہ ہارون علیہ السلام کی آل اور اولاد سے ہیں۔ ہارون عمران کے بیٹے تھے۔ اس ناطے حضرت مسیح آل عمران تھے نہ کہ آل داؤد۔ ٹیشین کا یہ اشارہ چرچ نے ابھرنے نہیں دیا۔ تا آنکہ قرآن حکیم نازل ہوا۔ سورۂ آل عمران میں اس خانوادہ کے آخری سلسلہ روحانی کا ذکر ہے۔ یعنی حضرت زکریا۔ یحییٰ۔ مریم۔ ابن مریم۔ علیہم السلام یہ سب آل عمران کے چشم و چراغ تھے۔

اس تاریخی حقیقت کو ٹیشین نے پیش کیا تھا۔ انجیل کے نسب نامے اس کے نزدیک درست نہیں تھے۔ یہ ٹیشین کا دوسرا "جرم" ہے۔

—(۳)—

ٹیشین کا تیسرا "جرم" یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح معجزہ احیاء کے تحت مردوں میں سے زندہ ہو گئے وہ موتیٰ نہیں بلکہ الموتیٰ تھے۔ زندہ ہونے کے بعد وہ شاگردوں سے ملتے رہے۔ انجیل میں ان ملاقاتوں کا ذکر ہے۔ والدہ کو ملے اس کا کوئی ذکر نہیں۔ ٹیشین نے اپنی انجیل میں مریم اور ابن مریم کی ملاقاتوں کا ذکر کیا تھا۔ جیسے شاگردوں سے ملے والدہ سے بھی ملتے رہے۔ اناجیل میں ایک کمی تھی جو کہ ٹیشین نے پوری کر دی ظاہر ہے کہ چرچ کے لئے یہ اضافہ ناقابل برداشت تھا۔ اس لئے برنش کا حکم ہوا۔ اور انجیل ناپید ہو گئی۔

ان تین باتوں کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن پر تحقیق ہو رہی ہے۔ ایران کے آثار سے ٹیشین کی انجیل کی افرائیمی شرح کا اصل سریانی نسخہ اور بعض فارسی نسخے برآمد ہوئے ہیں۔ انکی اشاعت کا انتظار ہے۔ اور نئے انکشافات کی توقع ہے۔

عصر حاضر کے ایک بہت بڑے عالم MATHEW BLACK ہیں۔ ان کی کتاب کا نام ہے An Aramaic Approach to the Gospels and acts

اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں ٹیشین کی انجیل کے بارے میں حقائق کا ذکر ہے۔ اس کتاب میں ہے کہ چرچ نے اس انجیل کو "اناجیل اربعہ کے تطابق" کا نام دیا۔ لیکن خود ٹیشین اسے اناجیل خمسہ کا جوہر سمجھتا تھا۔ بہر کیف ٹیشین کی انجیل اور اس کی شرح کے برآمد ہونے سے نئے انکشافات کی توقع ہے۔ جو دنیا کے لئے حیران کن ہوں گے+

افریقہ میں اسلام کی یلغار سے عیسائیوں میں تشویش کی لہر

عیسائیوں کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں اس مسئلے پر خصوصی غور و خوض

افریقہ میں جماعت احمدیہ جس سرعت اور تیز رفتاری سے عیسائیوں ملحدوں اور مشرکوں کو خدائے واحد کے جھنڈے تلے لا کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل کر رہی ہے اس سے عیسائیت کے "رفیع الشان" ایوانوں میں تشویش اور گھبراہٹ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور عیسائیوں کے بڑے بڑے رہنما اس مسئلے پر خصوصی طور پر سوچ بچار کر رہے ہیں کہ خصوصاً مغربی افریقہ میں اسلام کی اس تیز رفتار یلغار کا مقابلہ کیونکر کیا جائے۔

عالمی خبر رساں ایجنسی رائٹر کے حوالے سے کینیڈا کے کثیر الاشاعت اخبار "ٹورنٹو سٹار" نے ۲۸ اپریل ۱۹۷۹ء کے شمارے میں "اسلام کے بارے میں اینگلیکنز کی تشویش" کے زیر عنوان لکھا لندن میں آئندہ ماہ ہونے والے اینگلیکن مشاورتی کونسل (اے۔سی۔سی) کے اجلاس میں افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا مسئلہ نمایاں طور پر زیر بحث آئے گا۔ یہ بات اینگلیکن لیڈروں نے گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔ آرچ بشپ آف کنٹربری رائٹ ریورنڈ ڈونلڈ کاگسن نے بتایا کہ وہ اُمید کرتے ہیں کہ ۶۰ ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل یہ کونسل نائیجیریا کے نمائندے مسٹر ٹموتھی اولو فوزوئے سے یہ کہے گی کہ وہ اسلام اور عیسائیت کے تعلقات پر بحث کرنے کے لئے افریقہ میں اسلام کی ترقی کا جائزہ پیش کریں۔ یہ مشاورتی کونسل ہر دو یا تین سال کے بعد منعقد ہوتی ہے۔ اور اب اس کا چوتھا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اس کانفرنس میں جو دیگر موضوعات زیر بحث آئیں گے ان میں چرچ کا اتحاد اینگلکنزم کا عالمی کردار اور انسانی حقوق کا مذہبی پہلو شامل ہیں۔ مسٹر کاگسن جو کہ اس کونسل کے سربراہ ہیں انہوں نے افریقہ میں اسلام کی ترقی کا از خود مشاہدہ کیا ہے اور وہ حال ہی میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک گیمبیا گنی سیرالیون لائبیریا غانا اور نائیجیریا کے تین ہفتے کے دورے سے واپس لندن آئے ہیں۔

(احمدیہ گزٹ۔کینیڈا) (بحوالہ الفضل ۸/۷/۷۹)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم سید شریف احمد صاحب منصوری سیکرٹری مال جماعتہائے احمدیہ کینیڈا لکھتے ہیں کہ جماعتہائے کینیڈا کے تمام افراد جماعت قارئین بدر کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں نیز مکرم زبیر ہاشمی صاحب مکرم داؤد احمد صاحب انکی اہلیہ صاحبہ مکرم سید شہاب احمد صاحب ڈگبی انکی اہلیہ صاحبہ اور سب بچوں کے لئے خاص طور پر دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی مشکلات کا ازالہ فرمائے اور اپنے افضال و انوار سے نوازتا رہے آمین

۲۔ محترمہ ناظرہ نفیس بخاری صاحبہ الظہبی سے تحریر فرماتی ہیں کہ انکے خاوند نفیس بخاری صاحب بعض دینی مشکلات و پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مشکلات دور کرے آمین۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

وہ پھول جو مرجھا گئے

از - مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

پھول اگر ایک ہی رنگ ایک ہی وضع قطع - ایک جیسی خوشبو لئے ہوئے ہوتے تو انسان کا ان سے لگاؤ جذب اور کشش مختلف ہوتی - میدانوں میں جہاں حسن اکتسابی ہے - پہاڑوں اور جنگلوں میں فطرت کے بے ساختہ پن کا حسن' دامنِ دل کو کھینچتا ہے - اور شاید فطرت کی یہ رنگا رنگی - تلوّن اور بوقلمونی ہی اس کے حسن کی علّت غائی ہے - وادیوں میں لاکھوں چشمے بہتے خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہیں - بعض چشمے تو اُبلتے ہوئے کودتے شور مچاتے بہہ رہے ہیں - اور بعض چشمے بظاہر دیکھنے میں ساکن معلوم ہوتے ہیں - مگر جب ان کے دہانے میں پاؤں رکھیں تو ایک دریا موجیں مارتا ہوا مشاہدہ میں آتا ہے -

دیسی جوتا - کمر میں تہ بند - ڈھیلا ڈھالا کُرتا سر پر سفید عمامہ - اس سادگی کی تہہ میں علم اور معرفت کا دریا رواں تھا - یہ تھے محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی -

تقسیم ملک سے قبل آپ ٹی آئی ہائی سکول میں اور کچھ عرصہ نصرت گرلز ہائی سکول میں معلّم کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مسجد مبارک میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دینے کی خدمت بھی بجا لاتے رہے - قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا آپ کو بے حد جوش تھا - آپ ابتدائے زمانہ درویشی میں مسجد اقصیٰ میں درویشوں کی ایک کلاس کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا کرتے تھے - قرآن کریم کی تعلیم اور مطالب پر آپ کو بڑا عبور تھا - عربی عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے اس روانی سے پڑھا کرتے جیسے اُردو عبارت پڑھ رہے ہوں -

زمانہ درویشی میں جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ادارہ جات کی تنظیم نو عمل میں آئی تو آپ کو مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا - اور آپ ریٹائر ہونے تک اس عہدہ پر مامور رہے - اس طرح آپ درجنوں مبلغین کے اُستاد رہے ہیں - مدرسہ احمدیہ کا موجودہ سٹاف سوائے ایک دو کے آپ کے شاگردوں پر ہی مشتمل ہے - آپ ہیڈ ماسٹر کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی رہے - اور ہیڈ ماسٹری کے عہدہ سے ریٹائر ہونے کے بعد بطور نائب ناظر تالیف و تصنیف کام کرتے رہے - صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات میں تو آپ کی گراں مایہ خدمات ہیں - اور ریکارڈ میں آچکی ہیں - مجھے ان کے علاوہ چند باتیں عرض کرنا ہے -

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ میرے مطب واقعہ احمدیہ چوک میں اکثر اوقات تشریف لایا کرتے تھے' اور یہ آپ کی ذرہ نوازی تھی - کہ گھنٹوں وہاں بیٹھا کرتے اور علم کے موتی بکھیرا کرتے جنہیں صاحب ذوق سمیٹا کرتے - عیسائی لٹریچر پر آپ کو بڑا عبور حاصل تھا - احمدیہ چوک میں سے جب کوئی پادری صاحبان میں سے گذرتا ہوا مل جاتا تو آپ انہیں بلاتے اور بڑا ایمان افروز تبادلہ خیال ہوا کرتا - آپ انہی پادری صاحب سے پوچھتے فلاں کتاب آپکے پاس ہے - وہ اثبات میں جواب دیتے تو فرماتے نکالئے - فلاں باب فلاں صفحہ باب التاریخ فلاں صفحہ - باب، استثنا فلاں آیت - اور پڑھئے -

۱۹۷۷ء میں عید الفطر پڑھنے مسجد اقصیٰ گئے - بعد نماز عید وہاں پر دو پادری صاحبان آگئے - پھر کیا تھا - مولوی صاحب کو تو گویا شکار ہاتھ آگیا - ان سے گفتگو شروع ہوئی بیسیوں درویشوں کے لئے یہ مباحثہ ازدیاد ایمان کا موجب ہوا - آپ نے مجھے فرمایا کہ مجھے کچھ کھانے کی حاجت نہیں - مَیں بس مسجد میں ہی عصر کی نماز تک رہونگا گھر میں اطلاع کر دیں - مولوی صاحب کا گھر میرے گھر کے عین سامنے ہے - چنانچہ آپ نماز عید ادا کرنے کے بعد سے نماز عصر تک ان پادری صاحبان سے گفتگو فرماتے رہے - اور احباب سُنا کئے -

مولوی صاحب کی طبیعت میں ظرافت اور مزاح بھی تھا - اس کا اظہار بھی نہایت حسین پیرایہ میں فرمایا کرتے - جب مَیں مکان تبدیل کر کے موجودہ مکان میں آیا تو فرمانے لگے - عامل صاحب آپ نے کہاں آکر پھانا ٹھونک دیا ہے - مَیں نے عرض کیا - دو بزرگ علماء کے درمیان مرغا آگیا ہے - اب جو ہو سو ہو -

آپ کی ایک دیرینہ خواہش تھی کہ آپ خود سری نگر جاکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مزار کو دیکھیں - مگر آپ اپنی صحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے پہنچ نہیں پاتے تھے - ۱۹۷۵ء میں آل احمدیہ مسلم کانفرنس یاڑی پورہ میں ہونا قرار پائی تھی - اس موقعہ پر قریب ۳۵ افراد کا قافلہ کشمیر کانفرنس میں جانے کیلئے تیار ہوگیا - تب مَیں نے مولوی صاحب کو تیار کیا کہ آپ بھی چلیں یہ موقعہ ہے معقول تعداد میں افراد جا رہے ہیں - آپ کو تکلیف نہیں ہوگی - آپ تیار ہوگئے اور پیرانہ سالی - بڑھاپا - شوگر کی بیماری - اور پہاڑی سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے آپ نے یہ سفر مکمل کیا - یاڑی پورہ میں چند ایک دوست اہل پیغام میں سے بھی موجود ہیں' آپ ان کو بات چیت کے لئے بلواتے رہے - آپ کو اہل پیغام کے بارہ میں بھی انکے لٹریچر پر پورا عبور حاصل تھا - یاڑی پورہ سے فارغ ہوکر جب ہم سری نگر پہنچے تو ایک پیغامی بھائی مسجد سری نگر میں تشریف لائے - ان سے تین گھنٹہ تک مولوی صاحب نے خطاب فرمایا - اور مولوی محمد علی صاحب' خواجہ کمال الدین صاحب' مولوی صدر الدین صاحب اور دیگر اکابر کے عقائد کے بارہ میں سیر حاصل گفتگو اس روز ہوئی - ہم لوگوں نے بھی اس سے بہت فائدہ حاصل کیا -

دینی علم وفضل کے ساتھ ساتھ آپ علم قیافہ میں بھی ایک حد تک دستگاہ رکھتے تھے - کسی کی تحریر دیکھ کر اس کی شخصیت اور ذہنی ساخت پر اظہار رائے فرما دیا کرتے تھے - اور اکثر آپ کا اندازہ درست ہوتا - ایک دفعہ مجھے ایک تحریر دکھائی - اور مجھ سے کہا کہ آپ اس سے کیا اندازہ لگا سکتے ہیں - مَیں نے کہا یہی کہ یہ تحریر بڑی خوشخط لکھی ہوئی ہے - پھر خود بتایا کہ دیکھو فلاں فلاں لفظ کی شکل چوہے کی طرح بنی ہوئی ہے - اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تحریر نگار کی ذہنی ساخت میں کھود کرید کرنا - اور مشکل مسائل کا حل ڈھونڈ نکالنے کی خاصیت موجود ہے - اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ نے ایک تحریر مجھے دکھائی اور رائے پوچھی - میں نے اپنی رائے عرض کی - پھر خود بتایا کہ آپ فلاں فلاں الفاظ دیکھیں - مَیں نے دیکھ کر جھجکتے ہوئے کہا - کہ ان الفاظ کی شکل کتے کے مشابہ معلوم ہوتی ہے - کہا ہاں درست ہے - اس شخص کی طبیعت میں حالات سے باخبری - فرمانبرداری اور وفاداری کا وصف موجود ہے -

جس طرح آپ کا لباس سادہ ہوتا تھا - اسی طرح آپ کی گفتگو بھی سادہ - سلیس - شستہ اور نستعلیق ہوتی تھی - آپ کبھی سخت غصّہ کی حالت میں بھی گھٹیا الفاظ کو زبان پر نہ لاتے تھے - آپ نے اگر کسی پر سخت غصّہ کا اظہار بھی کرنا ہوتا تو آپ خناس - یا خناس کا ایجنٹ کہہ کر اپنی ناراضگی کا اظہار فرما دیا کرتے - بس اس سے زیادہ سخت لفظ غصّہ اور ناراضگی کے اظہار کے طور پر بھی میں نے آپ کی زبان سے نہیں سُنا -

جگہ بہ جگہ شارع عام تھوکنے سے بھی آپ کو نفرت تھی - اگر اپنے عزیزوں میں سے کسی سے ایسی حرکت صادر ہوتی تو آپ ناپسند کرتے اور سختی سے اس کو منع فرماتے آپ ایک جیّد عالم تھے - اور بے شمار خوبیوں کے مالک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سچی تڑپ دِل میں رکھتے اور اسی پر کاربند تھے - اللّٰہ تعالےٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے -

آپ کی اہلیہ اوّل میں سے ایک لڑکا - اور اہلیہ ثانی میں سے دو لڑکیاں یادگار ہیں - اللّٰہ تعالےٰ ان کا متکفل اور کارساز ہو - آمین -

درخواستہائے دُعا

۱ - مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب آف چمبہ (ہماچل پردیش) کی اہلیہ صاحبہ ایک دو ماہ سے دماغی عارضہ کے سبب بیمار ہیں اُنکی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے -

۲ - مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب آزاد نگر جمشید پور بہار اپنی ڈسپنسری کھول رہے ہیں - احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم اس میں کامیابی عطا فرمائے - اور دستِ شفا عطا فرمائے آمین - اس موقع پر ڈاکٹر صاحب نے درویش فنڈ میں مبلغ دس روپے اور اعانت بدر میں دس روپے جمع کروائے ہیں -

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان -

رمضان المبارک اور مسلمانانِ عالم کیلئے لمحہ فکریہ

از ـ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد دکن

ماہ رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے ـ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا اور اس ماہ کی افضلیت بیان کرتے ہوئے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ"

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ـ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں یہی وہ مہینہ ہے جس میں مسلمانوں پر روزے رکھنے فرض کئے گئے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ـ

"کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"

یعنی انسان کے سب کام اُس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا ـ (یعنی اُس کی نیکی کے بدلہ میں اُسے اپنا دیدار نصیب کرونگا) اس بابرکت ماہ میں خدا تعالےٰ نے لیلۃ القدر کا وعدہ فرمایا جو ہزار ماہ سے بھی بہتر ہے انسان کو تلاوت کلام پاک نماز تراویح اور اعتکاف جیسی خصوصی عبادات بجالانے کا موقع ملتا ہے ـ بہر کیف رمضان المبارک ہر سال بے شمار برکات کے ساتھ آتا ہے ـ اور ایک عالمگیر عید کی رنگینیوں کو بکھیر کر چلا جاتا ہے جس کا اثر سارا سال دلوں پر رہتا ہے ـ جس صدی میں سے ہم گزر رہے ہیں اس صدی کو اس وجہ سے بھی خاص اہمیت حاصل ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی اس زمانہ میں پوری ہوئی جو رمضان کے بابرکت مہینہ سے ہی تعلق رکھتی ہے ـ

پیشگوئی اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـ"

(دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبع فاروقی دہلی)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ـ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانے میں رمضان کے مہینہ میں چاند کو اُس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا (یعنی تیرھویں تاریخ میں کیونکہ چاند کے گرہن کے لئے تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخیں مقرر ہیں ـ اور سورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن لگے گا کیونکہ ستائیس اور اٹھائیس اور اُنتیس تاریخوں میں سے کسی تاریخ کو سورج گرہن لگتا ہے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب اٹھائیس تاریخ کے دن کو سورج گرہن ہوگا ـ اور مہینہ رمضان کا ہوگا ـ جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں کسی نبی کے ظہور کے وقت ان نشانیوں کو ظاہر نہیں کیا گیا ـ

قارئین حضرات! یہ پیشگوئی واضح ہے اور یہ امام مہدی علیہ السلام سے متعلق ہے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو تاکید فرمائی تھی کہ جو امام مہدی کا زمانہ پائے اُس کو چاہیئے کہ میرا اسلام اُس امام ہادی تک پہنچائے ـ چنانچہ حضرت سید بریلوی کے درباری شاعر حضرت مومن دہلوی نے یوں فرمایا ـ

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

اور اس زمانہ کو پانے کے لئے اُمت کے اکثر حضرات نے خواہش کی کہ کاش وہ زمانہ ہمیں ملے اور فخرِ ہند جناب مرزا رفیع سودا متوفی ۱۱۹۵ھ نے تو یہاں تک کہا ـ

سودا کو آرزو ہے کہ جب تو کرے ظہور
اس کی یہ مُشتِ خاک ہو تیری صفِ نعال

(کلیات سودا صفحہ ۲۶ مطبع منشی نولکشور لکھنو ۱۹۳۲ء)

مذکورہ بالا عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر اُمت کے اکثر بزرگان نے اپنی تصانیف میں کیا ہے ـ چند ایک کتب کے حوالہ جات درج ذیل ہیں ـ

① ـ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ ـ

② ـ اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ

③ ـ قیامت نامہ فارسی و علامات قیامت اُردو مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی ـ

④ ـ حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴

⑤ ـ شیعہ اصحاب کی معتبر کتابیں بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۸۵ و اکمال الدین صفحہ ۳۶۸ وغیرھا ـ

ان کتب میں امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی چاند اور سورج کے گرہن کا ذکر موجود ہے ـ

پیشگوئی پوری ہوگئی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء میں خدا تعالےٰ سے حکم پاکر یہ اعلان کیا کہ مَیں ہی وہ مہدی ہوں جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی ـ چنانچہ علماء دین متین نے یہ کہنا شروع کیا کہ آپ کیسے مہدی ہو سکتے ہیں ـ کیونکہ چاند اور سورج کو تو آپ کی صداقت کے لئے گرہن نہیں لگا ـ کیونکہ آپ ہی برحق مہدی تھے اللہ تعالےٰ نے ان ہر دو نشانیوں کے ذریعہ آپ کی تصدیق کر دی ـ چنانچہ سورج اور چاند کو مقررہ تاریخوں میں جن کا ذکر اُوپر پیشگوئی میں گذر چکا عین رمضان المبارک ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ میں گرہن لگا ـ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ساری دُنیا کے سامنے بڑی تحدی کے ساتھ حلفیہ بیانات کے ساتھ بار بار اشتہارات اور تصنیفات میں اس کو پیش فرمایا ـ

حلفیہ بیان حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :ـ

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے ـ اور اس وقت ظاہر کیا ہے ـ جب کہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب بلکہ اکفر رکھا تھا ـ .... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا ـ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے ـ"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

لمحہ فکریہ معزز قارئین! آج امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کے افراد ہر ملک اور دُنیا کے ہر کونے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ رہے ہیں وہ اپنے دلوں میں ایک نیا عزم لئے مہدی موعودؑ کے خلیفۂ برحق کی قیادت میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں ـ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ـ آپ غور فرمائیں کہ یہ صدی جس کے متعلق بزرگان سلف بیان فرماتے رہے کہ یہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی صدی ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ یوں ہی خالی گذر جاتی ـ اب تو چودھویں صدی کا آخر ہے اور اگلا رمضان تو چودھویں صدی کا آخری رمضان المبارک ہوگا ـ اب بھی موقع ہے غور و فکر کرنے اور تحقیقِ حق کا ـ یہ ماہِ رمضان المبارک آپ کو پھر دعوتِ فکر دیتا ہے کہ آپ ۱۳۱۱ھ کے رمضان کو یاد کریں جس میں آنحضرت صلعم کی وہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ـ اور اِس مبارک مہینے میں جو خاص طور پر قبولیتِ دُعا کا مہینہ ہے دُعائیں کریں اور صدقِ دل سے خدا تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کریں تا اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ پر صداقت و حقیقت کھولدے اور اللہ تعالےٰ آپ کو صداقت قبول کرنے کی توفیق دے ـ آمین ـ

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ـ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

دُعائے مغفرت

مورخہ ۱۱/۱۲ جولائی کی درمیانی شب کو مکرم محمد ایوب صاحب کیمسٹ ابن مکرم تراب علی صاحب مرحوم آف بھاگلپور (بہار) وفات پا گئے ـ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ـ مرحوم کی صحت نے جب تک اجازت دی باقاعدگی سے نماز کی پابندی کرتے رہے ـ باوجود کمزوری صحت کے مسجد میں چلے آتے تھے ـ نہایت ہی خلیق بزرگ تھے ـ شگفتہ طبیعت کے مالک ـ ساری عمر تجرد میں گذاری ـ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علییّن میں جگہ عطا فرمائے ـ اور انکے اقرباء کو صبر و جمیل کی توفیق عطا فرمائے ـ آمین خاکسار ـ عبد الرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور ـ

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

آخری قسط

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اُس کے خوشکن نتائج

از ۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج کشمیر

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا قیام فرمایا۔ اس اسکیم کی سب سے بڑی غرض یہ تھی کہ مغربی افریقہ میں سکول اور کالج اور ہسپتال کھولے جائیں اور اس علاقے کے مسلمانوں کو ان غلط اثرات سے بچایا جائیگا جو کہ عیسائی مشن اس علاقے میں پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تحریک کے بارے میں فرمایا:۔

"مغربی افریقہ کے بعض ملکوں میں ہسپتال اور ہائر سیکنڈری کول کھولنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں نے ۱۹۷۰ء میں شروع کی تھی ۲۵ لاکھ روپے اس فنڈ میں جمع کرنے کی میں نے تحریک کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سال کے اندر اندر ۵۶ ملکوں سے احباب نے ۵۳ لاکھ روپیہ ادا کیا۔ ۵۳ لاکھ روپے کا ایک چھوٹا سا شعلہ نمودار ہوا۔ جو بعد میں بڑھا اور پھیلا اور مغربی افریقہ کے ایک بڑے علاقہ کو اپنی تمازت سے فیض پہنچانے کا موجب بنا۔ اس ۵۳ لاکھ روپے نے بروئے کار آکر چار کروڑ روپیہ پیدا کیا اور اس نے وہاں کے سکولوں اور ہسپتالوں کی ضرورت پوری کر دی۔ ہم نے ابتداء میں وہاں چھوٹے چھوٹے کلینک کھولے تھے اس آمد سے ہم نے چھوٹے چھوٹے کلینکوں کو ہسپتالوں میں بدل دیا۔ اور نئے کھولے۔ اللہ تعالےٰ نے وہاں اپنی رحمت کا جلوہ ظاہر کیا اس کا ایک درخشاں پہلو یہ ہے کہ ان ہسپتالوں میں گذشتہ سات سال کے دوران ۵۶،۲،۵۲،۲ و ۱۷ مریضوں کا علاج کیا گیا ۳۵۶ مریضوں کے کامیاب اپریشن کئے گئے کم و بیش دو لاکھ مریضوں کا کلی طور پر مفت علاج کیا گیا"۔

اسی تحریک کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہوٹلوں میں قرآن مجید رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس ہدایت کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک میں قرآن مجید (عربی متن انگریزی ترجمہ) کے بیس ہزار نسخے اس سکیم کے ماتحت پھیلائے جا چکے ہیں۔ وہاں کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں کے رہائشی کمروں میں جن میں بکثرت سیاح اور بڑے لوگ قیام کرتے ہیں قرآن مجید کے نسخے رکھوا دیئے گئے ہیں تاکہ جو لوگ ان کمروں میں ٹھہریں وہ فارغ وقت میں قرآن مجید کا مطالعہ کر سکیں اور اس طرح اسلام کا پیغام از خود ان تک پہنچتا رہے"۔

(اخبار بدر ۹ فروری ۱۹۷۸ء)

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی ان تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ ان جماعت احمدیہ کے مشنوں کے ذریعہ لاکھوں عیسائیوں اور لا مذہبوں کو اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسلام کے بارہ میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو رہا ہے۔ اور ہر ملک میں اسلام کے حق میں ایک عمدہ فضا اور ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ تثلیث پرستی کا زوال اور توحید الٰہی کا دلوں میں قیام ہو رہا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ سفر یورپ کے دوران فرمایا:۔

"ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں پانچ لاکھ سے زائد عیسائی خدا کے فضل سے مسلمان ہو چکے ہیں"۔

(بدر ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں وہ ممالک جو عیسائیت کا مرکز سمجھے جاتے تھے ان میں نئی نئی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس کے بالمقابل یورپ کے بعض شہروں اور قصبات میں لاتعداد چرچ ایسے ویران ہو چکے ہیں کہ ان کو فروخت کر دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"آپ اپنے تصور میں بھی نہیں لا سکتے کہ کسی مسجد کے سامنے FOR SALE کا بورڈ لگا ہوا ہو۔ یعنی یہ مسجد قابل فروخت ہے۔ لیکن میری آنکھوں نے لندن کے بعض گرجوں کے سامنے FOR SALE کا بورڈ لگا ہوا دیکھا ہے"۔

(الفضل ۳۰ اگست ۱۹۶۷ء)

معزز سامعین! ذرا تصور کیجئے اس دور کا جب امریکہ کے مشہور پادری ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے بڑی تعلّی سے دعویٰ کیا تھا۔

"حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی حجاز پہنچے گی"۔

مگر آج خود یورپ جو عیسائیت کا گڑھ ہے وہاں کے ہی چرچ پر FOR SALE کا بورڈ نظر آ رہا ہے۔ حجاز تک پہنچنے کے خواب دیکھنے والوں کے لئے ان بورڈوں کا دیکھ لینا موجب عبرت ہوگا۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی نے دنیا میں زبردست روحانی انقلاب برپا کیا ہے۔ اس انقلاب کے شیریں پھل بھی اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔ اور آپ اس جلسہ گاہ میں تشریف فرما غیر ملکی احباب کو مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جو وعدہ اپنے مسیح پاک سے کیا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔ وہ وعدہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہو گیا۔ بیرونی ممالک میں سے بعض ایسے تھے جو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تک نہ جانتے تھے۔ اور بعض ایسے تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے تھے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ان کی زبانوں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جا رہا ہے۔ اس کا اعتراف ایک نو مسلم انگریز نے اس طرح کیا:۔

"مجھے اسلام سے اتنی عداوت تھی کہ میں رات کو سوتا تھا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر سوتا تھا۔ مگر اب کسی رات مجھے نیند نہیں آتی جب تک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج لوں"۔ (الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء)

حضرات! جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا اعتراف ہمارے غیر از جماعت دوست بھی کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے شدید ترین معاند بھی ان مساعی کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے۔ الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

چنانچہ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے ۱۹۲۶ء میں لکھا:۔

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء۔ دیوبند۔ فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے"۔ (زمیندار ۲ دسمبر ۱۹۲۶ء)

مولانا عبد الماجد صاحب مرحوم دریا بادی مدیر "صدق جدید" نے اپنے موقر پرچہ جون ۱۹۵۷ء میں تحریر فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کے مشن یورپ۔ امریکہ۔ مغربی افریقہ۔ ماریشس۔ انڈونیشیا۔ اور ہندوستان و پاکستان خدا معلوم کتنے ممالک میں قائم ہیں۔ ان سب کی فہرست اور ان کی کارگزاریاں اور ان کے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی فرنچ۔ جرمن۔ ڈچ۔ اسپینی۔ برمی۔ ملایا۔ تامل۔ ملیالم۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ ہندی۔ اردو زبان میں ان کی مسجدیں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آئے گا اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں ایک تازیانہ عبرت کا کام دیگا"۔

مصر کے ایک شدید مخالف احمدیت اخبار الفتح ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"جو شخص بھی ان کے (احمدیوں کے)

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۰ پر)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا چودھواں جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اول)

سب سے پہلے ... مبلغ ... مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو سکاٹ لینڈ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں نے تربیتی تقریر فرمائی۔ اور جماعت کے دوستوں کو تلقین کی کہ وہ متقی بننے کی کوشش کریں اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے ہوں۔ آپ نے قرآن کریم سے متقی بننے کے ذرائع بھی بیان کئے جن کو اختیار کر کے خدا کا مقرب بنا جا سکتا ہے۔

بعدہٗ مکرم ملک محمد عثمان صاحب نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور پھر قائد خدام الاحمدیہ لندن مکرم ہاشم سعید صاحب نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر کرتے ہوئے مختلف استدلال و شواہد سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی موجود ہے۔ آپ کے بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے اردو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عظیم الشان مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں تھا بیان کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات سے ثابت کیا کہ آپؑ کے نزدیک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے اور یہ کہ آپؑ بھی فنا فی الرسول کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

آپ کے بعد مکرم محمد شریف صاحب اشرف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی اور پھر ہمارے مبلغ بھائی مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر تقریر کی اور چند ایک اہم بالشان پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

مکرم ساقی صاحب کے بعد ہمارے یارکشائر و لنکاشائر کی جماعتوں کے مبلغ مکرم نذیر الرحمٰن صاحب نے "اسلام میں خلافت کا نظام" پر تقریر کی اور نظام خلافت کی ضرورت و اہمیت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج و امام مسجد لندن نے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے احباب کو ہدایت فرمائی کہ وہ قرآن مجید سیکھنے اور سکھلانے کا خاص اہتمام کریں۔ خود پڑھیں اور بچوں کو پڑھائیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ انگلستان میں مساجد کی تعمیر کا پروگرام تیار کرنا چاہئیے۔ کم از کم پانچ مساجد انگلستان کے مختلف علاقوں میں تو ہونی چاہئیے۔ بعد ازاں آپ نے نظام خلافت پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اور خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات دئے جانے کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے مومنین سے کئے ہیں ان پر روشنی ڈالی۔

اعلانات کے بعد پہلے روز کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ رات کو تمام مہمانوں کی خدمت میں محمود ہال میں کھانا پیش کیا گیا۔

کانفرنس کی فلم نماز مغرب و عشاء کے معًا بعد محمود ہال میں جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہوئے دوستوں کو گذشتہ سال ... کانفرنس حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر ہوئی تھی اس کے متعلق اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ سال برطانیہ میں آمد کے موقعہ پر جو آواز والی متحرک فلم تیار کروائی گئی تھی۔ دکھائی گئی۔ اسی طرح گذشتہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر خاکسار نے ایک جو فلم تیار کی تھی وہ بھی دوستوں کو دکھائی گئی۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی میٹنگ اس موقعہ پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے قائدین خدام الاحمدیہ کی ضروری میٹنگ ہوئی جس میں مختلف امور کا جائزہ لیا گیا اور ہدایات دی گئیں۔

دوسرا روز ۲ جولائی سنہ ۱۹۷۹ء

دوسرے روز مردوں اور مستورات کا جلسہ علیحدہ علیحدہ منعقد ہوا۔ خواتین نے یہ جلسہ محمود ہال اور مسجد میں کیا اور مردوں کے لئے ویمبلڈن ٹاؤن ہال کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ مردوں کے جلسہ میں آج کے پہلے اجلاس کی صدارت ہمارے انگریز بھائی مکرم ناصر احمد صاحب سلکرو پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ لندن نے کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جو مکرم ایوب ندیم صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم خواجہ منیر الدین صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے دوران سال سنہ ہذا کی کارگذاری کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی برطانیہ میں آمد اور بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ اس عرصہ کے دوران جماعت کی تربیت کے لئے جو انتظامات کئے گئے اور جو تبلیغی امور سرانجام دئے گئے ان کا بھی مختصراً ذکر کیا۔

خاکسار کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے دوستوں میں سے مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج سویڈن نے جو ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے ہوئے تھے گذشتہ سال جماعت انگلستان کے تحت ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق تاثرات بیان کئے۔ اسی طرح مغربی جرمنی کے مبلغ انچارج مکرم منصور احمد خان صاحب جو اپنی ... کے علاج کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے تھے نے بھی تربیتی تقریر فرمائی۔ اس کے علاوہ نائیجیریا سے آئے ہوئے الحاج ککہ صاحب نے اپنے ربوہ اور قادیان کے اثرات بیان کئے۔

مہمان مقررین کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے اردو میں "افضل الکتب ـ قرآن کریم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن پاک سے قبل تمام الٰہی کتابوں میں کئی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ اس لئے افضل الانبیاء کے ساتھ ہی ایسی کتاب کی بھی ضرورت تھی جو افضل الکتب ہو۔ چنانچہ وہ قرآن پاک کی شکل میں ہمیں ملی ہے۔

مکرم چغتائی صاحب کی نظم کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن نے "بین الاقوامی کانفرنس لندن" وفات حضرت مسیح علیہ السلام کے اثرات" پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت کافی عرصہ قبل انتظامات شروع کر دئے گئے تھے۔ آپ نے اس سلسلہ میں کئی مرتبہ پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بارہ میں تحقیق اور وضاحت سے بتائی۔ نیز آپ نے برٹش کونسل آف چرچز کے چیلنج اور اس کے حضور کی طرف سے قبول کئے جانے کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی اور اب ضرورت ہے کہ دیگر ممالک میں بھی اسی طرح کی کانفرنسز منعقد کی جائیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب کی نظم کے بعد خاکسار کی تقریر "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ" پر ہوئی جس میں خاکسار نے واضح کیا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ عرب جن میں ہر قسم کی برائی پائی جاتی تھی بعد میں ان میں سے "اصحابی کالنجوم" کہلانے کے مستحق ہوئے اور سب سے بڑھ کر آنحضورؐ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں مسیح موعودؑ کا نزول ہوا۔ جو کہ محض آپ کی پیروی اور محبت کا ہی نتیجہ تھا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد کھانے اور نمازوں کے لئے وقفہ ہوا۔ کھانا ہال ہی میں دوستوں کو پیش کیا گیا۔ منتظمین مہمان نوازی نے بہت عمدگی سے انتظام کیا۔ وقفہ کے دوران مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت تمام جماعتوں کے صدر صاحبان۔ مجلس عاملہ کے ممبران اور مجلس انصار اللہ کے ممبران کی میٹنگ ہوئی جس میں نوجوانوں کی تربیت کے سلسلہ میں تجاویز پیش کی گئیں۔

وقفہ کے بعد جلسہ کا آخری اجلاس مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی اور نظم مکرم مرزا عبدالرشید صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اردو میں حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے مختلف امور کی طرف دوستوں کو موثر انداز میں توجہ دلائی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو بہت سی نعماء عطا کی گئی تھیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہ انہوں نے ان تمام نعماء کی قدر کرنی چھوڑ دی جو انہیں عطا کی گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر پھر فضل فرمایا کہ ہم میں خدا کا مسیح موعود آیا اور ہمیں پھر یہ عظیم روحانی نعمت نصیب ہوئی۔ آپ کے بعد آپ کی دی ہوئی بشارات کے مطابق اور خدائی وعدہ کے مطابق خلافت کی عظیم نعمت ہمیں پھر سے عطا کی گئی ہے۔ اگر ہم اس نعمت کی قدر کریں گے تو ہم خدا تعالیٰ کی رحمت اور اسکی حفاظت کے سایہ میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس نعمت کی صحیح طور پر قدردانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح مکرم شیخ صاحب نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آپ کی خواہش ہے کہ انگلستان کے ہر بڑے شہر میں جہاں ہماری جماعتیں ہیں مساجد تعمیر کی جائیں۔ کیونکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مسجد کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اس لئے کم از کم پانچ مساجد کا قیام ہمیں کرنا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین۔

مکرم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے اختتامی مؤثر خطاب میں فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ خدا تعالیٰ کا یہ سلوک رہا ہے کہ ان کے مقابل پر جو بھی آیا وہ پاش پاش ہو گیا یہی سلوک خدا تعالیٰ کا مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی "اِنِّی مُهِينٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ" کہ میں ان لوگوں کی مدد کروں گا جو تیری اعانت کا ارادہ بھی کریں گے اور "اِنِّیْ مُهِينٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ" میں ان لوگوں کو ذلیل و رسوا کروں گا جو تیری

اہانت کا ارادہ بھی کریں گے پھر آپ نے امسال ہے۔ اس الٰہی وعدہ کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا اور ان نشانات کا جو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے حق میں دکھائے گئے ہیں اُن کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ جن سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ ایک قادر و توانا زندہ خدا موجود ہے۔ جو اپنے برگزیدہ بندوں اور ان کی جماعتوں کی حفاظت کرتا ہے اور اُن کے مخالفین کے منصوبوں کو ناکام کر دیتا ہے۔

آخر میں حضرت چوہدری صاحب نے دُعا کروائی اور اس طرح ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ کہ احباب ایک نئے جذبہ۔ نئے ولولہ اور ایمان و یقین میں اضافہ کے ساتھ جلسہ سے رخصت ہوئے۔ احباب نے جلسہ سالانہ جماعتہائے انگلستان کے اخراجات کیلئے ضروری فنڈز مہیا کئے۔ اس موقع پر انگلستان کی مختلف جماعتوں کے عہدیداروں نے اور دیگر احباب نے کثرت سے لٹریچر خرید کیا۔ جماعت کے خواتین کے جلسہ کی رپورٹ الگ پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ +

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی بقیہ صفحہ ۸

بقیہ صفحہ ۸

حیرت انگیز کارناموں کو دیکھیگا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جیسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔"

ہالینڈ میں ہیگ کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہیگ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے مسجد کی تصویر دے کر اور یہ ذکر کر کے کہ یہ مسجد قاہرہ یا کراچی کی نہیں بلکہ ہیگ کی ہے۔ لکھا:۔

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا، ایک نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین کے حاکم تھے اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولہویں صدی عیسوی میں یورپ پر حملہ کیا۔ اور وارسا تک پہنچ گئے۔ لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوت بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے یورپ سے نکال دیا۔ لیکن اب کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا وہ روحانی ہے۔ اور دلوں پر حملہ ہے۔ ظاہری حملہ نہیں۔ کیا عیسائیت میں اتنی روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے؟"

آخر میں خاکسار حضرت مصلح موعودؓ کے دو ولولہ انگیز اقتباس پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہے۔ ان اقتباسات میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کو بھرپور تبلیغی مساعی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

الف "اے ابراہیم ثانی کے پرندو! اگر احیاء چاہتے ہو تو دنیا میں پھیل جاؤ......کہ کامیابی کا ذریعہ یہی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء)

ب۔ "اگر تم دُنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا۔ اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دُنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں۔ اور پھیل جاؤ دُنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی گوشہ دُنیا کا کوئی ملک اور دُنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرون اُولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلے کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب ہو۔" (خطبہ جمعہ ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم سید ظہیر الدین احمد صاحب تجار پورا بریلی سے مطلع کرتے ہیں کہ موصوف ۳۷ سالہ ریلوے ملازمت سے باعزت طور پر ماہ مئی ۱۹۷۹ء میں ریٹائر ہو گئے ہیں۔ اُنہوں نے اس موقعہ پر مبلغ ۱۵/- روپے اعانت مدرسہ احمدیہ اور ۵/- روپے صدقہ میں ارسال کرتے ہوئے۔ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں نیز اپنے پوتے عزیزم نقی احمد کی کامل شفا یابی اور صحت و سلامتی کے لئے بھی دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم مصطفےٰ احمد صاحب بریلی سے مطلع کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اُن کو ریلوے کی ملازمت میں ترقی عطا کی ہے۔ اس موقعہ پر مبلغ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر اور ۵/- روپے صدقہ ارسال کرتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور اپنے بچے عزیزم نقی احمد کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ - ناظر بیت المال آمد قادیان -

۳۔ میری اہلیہ شمس النساء کی زچگی کے دن قریب ہیں۔ نیز میری ہمشیرہ حلیمہ بیگم کے بھی ایام زچگی ہیں ہر دونوں کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ خیر و خوبی سے فارغ کرے اور اولاد نرینہ سے نوازے۔ خاکسار۔ محمد معین الدین احمدی چنڈا پور

۴۔ خاکسار کی اہلیہ اور اُنکی چھوٹی بہن اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اُن دونوں کی کامل صحت و سلامتی کے لئے۔ نیز خاکسار کی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ شفیق احمد سندھی کارکن مدرسہ احمدیہ بورڈنگ قادیان

۵۔ شاہجہانپور یکم جولائی مکرم عبد الواحد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی بچی عزالہ واحد سلمہا کی باقاعدہ تعلیم کے آغاز پر موصوف نے اجتماعی دعا کروائی دُعا کے بعد حاضرین کی چائے ناشتہ سے تواضع کی اور اس موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا۔ درویش فنڈ ۲۰/- روپے صدقہ ۵/- روپے۔ اللہ تعالےٰ عزالہ سلمہا کو دینی دنیوی علوم سے نوازے اور نیکی تقویٰ کی زندگی عطا فرمائے۔ اس کے لئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۵ جولائی بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کلکتہ میں زیر صدارت محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم عبد الجلیل خان صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد اسماعیل صاحب دہرہ کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے عزیزم اعجاز نوری قادر صاحب نے انگریزی زبان میں تقریر کی جس میں انہوں نے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کیا اور آسام میں احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے بارے میں حالات سنائے۔ دوسری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ نے بزبان بنگلہ رمضان المبارک کی فضیلت اور برکات کے عنوان پر کی۔ درمیانی نظم مکرم نصیر احمد صاحب بانی سیکرٹری امور عامہ نے سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد مکرم منظور عالم صاحب نے تحریک جدید کی اہمیت اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔ اور مکرم منیر احمد صاحب بانی سیکرٹری تحریک جدید کی تقریر کا عنوان تھا قرآن مجید کی خصوصیات موصوف کی مدلل پُرمغز تقریر کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب انور نے معاندین احمدیت اور ان کا انجام کے موضوع پر واقعات کی روشنی میں تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے ہاتھ سے کام کرنے کی برکت اور اس کی اہمیت کو بیان کیا۔ اور آخر میں مکرم صدر جلسہ نے عہدیداران جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے وقت کی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اور دُعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

ہاری پاری گام (کشمیر) میں تلاوت۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات

تبلیغی و تربیتی پروگرام کے تحت ہاری پاری گام کے خدام میں ۱۵ ۱۶ ۱۷ جولائی بروز اتوار سوموار اور منگلوار تلاوت کلام پاک۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے جس میں آٹھ آٹھ خدام نے حصہ لیا۔ محترم حاجی ولی محمد صاحب راتھر نے ججز کے فرائض انجام دیئے۔ پروگرام لاؤڈ سپیکر پر سُنایا جاتا رہا۔ اس طرح غیر از جماعت دوستوں نے بھی ہمارے پروگرام کو سُنا۔ پروگرام کے آخر میں خاکسار اور صدر صاحب خدام کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ بروز جمعہ محترم صدر صاحب نے مقابلوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والوں کا اعلان کیا نیز محترم مولوی احمد شاہ صاحب نے خدام اور تجدید بیعت کرنے والے احباب کے لئے دُعا کروائی۔ گروپ الف میں مکرم محمد مقبول صاحب اوّل مکرم محمد یوسف صاحب دوم اور مکرم غلام نبی صاحب سوم آئے۔ اور گروپ ب میں عزیزم محمود احمد شیخ اوّل عزیز ناصر احمد دوم۔ عزیز خورشید احمد سوم آئے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ کامیاب ہونے والے خدام کو مبارک کرے آمین۔

خاکسار۔ ایم عبد المومن رکن تبلیغی و تربیتی وفد تنظیم ہاری پاری گام۔

دینی امتحان برائے خدام و اطفال الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ خدام و اطفال کے علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گزشتہ سال سے ہی دینی امتحان کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ اس سال جن جن مجالس نے نصاب سے متعلق کتب منگوائی ہیں، ان کو بھجوائی جا چکی ہیں اور مزید بھجوائی جا رہی ہیں۔ لہٰذا قائدین کرام امتحان سے متعلق مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں:۔

(الف) دینی امتحان برائے خدام و اطفال بتاریخ ۱۶ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

(ب) خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کر دیا جائیگا اسلئے ۱۵ اگست تک اپنی اپنی مجلس کے خدام کی تعداد سے دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے مطابق انہیں سوال کا پرچہ بھجوایا جا سکے۔

(ج) اس دینی امتحان میں جملہ خدام و اطفال کی شرکت ضروری ہے۔ مجلس کی کارگزاری کا جائزہ لیتے وقت اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ کس نسبت سے مجلس کے خدام دینی امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔

(د) بعد امتحان ۱۷ ستمبر کو پرچہ جات حل شدہ بذریعہ رجسٹری مرکز میں بھجوا دیئے جائیں تاکہ اجتماع سے قبل پرچہ جات چیک ہو سکیں اور نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔

(ھ) اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ اڑیہ۔ ملیالم اور تلگو زبان میں جوابات تحریر کئے جا سکتے ہیں۔

(س) اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا۔ لہٰذا قائدین کرام اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر اس کا انتظام فرمالیں اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ فرمائیں تا کہ نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔

نوٹ:۔ نصاب دینی امتحان، لٹریچر میں شائع کرنے کے علاوہ اخبار بدر کی اشاعت محررہ ۲۶/۷/۷۹ میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق تیاری کی جائے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی توفیق بخشے آمین:

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم الحاج چوہدری عبدالحق صاحب حبیب درویش بطور انسپکٹر وقف جدید قادیان

جملہ جماعتہائے احمدیہ کیرالہ۔ تامل ناڈو اور کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم الحاج چوہدری عبدالحق صاحب درویش، بطور انسپکٹر وقف جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت معلمین و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

انچارج انجمن احمدیہ وقف جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	1/9/79
مدراس	3/9/79	5	8
بیلاپالئم	9	1	10
شنکرن کوئل	10	1	11
کوٹارستان کولم	11	2	13
کوئیلون	13	1	14
کروناگاپلی آدی ناڈ وغیرہ	14	3	17
الیپی	17	1	18
آنرا پورم ارناکولم، چیلاکیرا وغیرہ	18	3	21
منارگھاٹ	21	1	22
مریاکنی۔ الانلور وغیرہ	22	2	24

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کرولائی۔ وانیم بلم پتھ بیرم وغیرہ	24/9/79	3	27/9/79
کالیکٹ کوڈیا تھور، ٹیلی چری مڑاگراں وغیرہ	27	5	2/10/79
کنانور۔ کرلائی	2/10/79	3	5
کوڈالی منٹور	5	2	7
پینگاڈی	7	4	11
موگرال۔ منجیشور، منگلور	11	3	14
مرکرہ	14	2	16
بنگلور	16	3	19

رمضان المبارک کے سلسلہ میں

قادیان میں درس قرآن مجید و حدیث شریف کا پروگرام!

قادیان میں حسب سابق ہر دو مرکزی مساجد میں نماز تراویح کا انتظام ہے چنانچہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء عزیزم حافظ مظہر احمد طاہر اور مسجد مبارک میں نماز تہجد مکرم حافظ اسلام الدین صاحب پڑھا رہے ہیں (گزشتہ اشاعت میں سہواً مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب کا نام درج ہو گیا تھا)

بعد نماز ظہر تا عصر درس القرآن کا پروگرام جاری ہے۔ چنانچہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سورۂ مائدہ تا اعراف تین دن میں اپنا درس مکمل کیا پھر سورۂ انفال تا ھود، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے تین دن تک درس دینے کی سعادت حاصل کی اور اب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب عبد نے سورۂ یوسف سے درس دینا شروع کیا ہے۔

بعد نماز فجر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی روزانہ بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ جبکہ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی حدیث کا درس دے رہے ہیں۔

اعلانات نکاح

۱۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۳۱ جولائی کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب عزیزہ محترمہ نصرت پروین صاحبہ دختر محترم مولوی محمد صادق صاحب ساکن حیدرآباد کے نکاح کا اعلان، عزیزم محترم فاروق احمد خانصاحب ابن محترم رشید احمد خانصاحب ساکن عادل آباد (آندھرا) کے ساتھ بعوض دس ہزار گیارہ روپے حق مہر، فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے ہر رنگ میں مبارک ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان:۔

۲۔ مورخہ ۴ اگست ۱۹۷۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ کشوری بیگم صاحبہ بنت مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش کے نکاح کا مکرم ریاض الدین احمد صاحب جاوید ابن مکرم رضوان الدین صاحب پیپریا حال مقیم کلکتہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک صد/- (Rs 5100/-) روپے حق مہر کے عوض اعلان فرمایا۔ خطبۂ نکاح اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا فرمائی۔ اس خوشی میں مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی نے ۵/- روپے شکرانہ فنڈ اور ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت کرے آمین:۔

خاکسار: بشیر الدین منگلی۔ کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
Manufacturers & Order Suppliers.
PHONES :- 52325 - 52686 P.P.
وئیرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
(مینوفیکچررس اینڈ آرڈرز سپلائرز)
چپل پروڈکٹس۔ ۲۹/۴۲ مکھنیا بازار کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS 600004.
PHONE NO: 76360
آٹو ونگس

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان شریف میں تیز آندھی سے بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اس کو اسلام کی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلایا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان مبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی سے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عید فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے عید فنڈ کے لئے کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانے والے پر) مقرر ہے۔ جبکہ جماعت کے بیشتر مخیر اور صاحب استطاعت احباب ہر سال ماہ رمضان المبارک میں اس مد میں بڑھ چڑھ کر ادائیگی کیا کرتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ امسال بھی احباب جماعت اپنے اخلاص اور قربانی کا پہلے سے بڑھ کر مظاہرہ کریں گے اور جملہ عہدیداران مال حسب قواعد عید فنڈ میں وصول ہونے والی جملہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کی سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب و عہدیداران جماعت کو اپنے اس اہم فریضہ کی کماحقہٗ طریق پر بجا آوری کی توفیق بخشے۔ اور اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رمضان المبارک اور مالی قربانیاں

یہ مبارک مہینہ ہمیں اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا اور ایثار و قربانی کی ترغیب دیتا اور نیکیوں میں قدم آگے بڑھانے کا سبق دیتا ہے۔

اس برکتوں والے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مال اس کثرت اور تیزی سے صرف فرماتے تھے جس کی مثال حدیث میں تیز ہواؤں سے دی گئی ہے۔

اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ رمضان المبارک میں پہلے سے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہوئے چندہ

وقف جدید

کو یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

دینی نصاب برائے امتحان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں ۱۹۷۹ء (بمطابق ۱۳۵۸ ہش) کے امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "آسمانی فیصلہ" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امتحان ۲ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ احباب امتحان کے لئے ابھی سے کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک امتحان ہو کر علمی و روحانی استفادہ کریں۔ کتاب کی ہدیتی قیمت پچاس پیسے ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ زیادہ کتب منگوانے سے ڈاک کے اخراجات میں بچت ہو جاتی ہے۔ کتب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔ مبلغین و عہدیداران جماعت جلد از جلد امتحان میں شامل ہونے والوں کے نام نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ اس کے مطابق سوالات کے پرچے تیار کئے جا سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے میں بہت ہی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

چند روز قبل نظارت ہذا کی طرف سے سو فیصدی ادائیگی کرنے والی جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں نقشہ وصولی چندہ جات بابت سال ۷۹-۱۹۷۸ء بھجوایا گیا ہے۔ اسی طرح جن جماعتوں کے بجٹ لازمی چندہ جات میں کمی رہ گئی ہے۔ ان کی خدمت میں بھی یہ نقشہ جلد بھجوایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ متعلقہ جماعتیں اپنے مقامی ریکارڈ سے دوران سال میں بھجوائی گئی رقوم کا اپنے حسابات کے ساتھ موازنہ کر لیں اور اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ مرکزی حسابات کی صحت کے بارے میں اطمینان ہو سکے اور اگر کسی جماعت کے حسابات میں کمی بیشی ہے تو اس کی درستی کر لی جائے۔

نظارت ہذا اب اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعتوں کے عہدیداران مال سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے حسابات کا نظارت ہذا کی طرف سے مرسلہ نقشہ کے ساتھ موازنہ کر کے جلد از جلد صورت حال سے مطلع فرمائیں۔ اگر حساب ٹھیک ہے تب بھی نظارت کو آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سو فیصد ادائیگی کرنے والی چھ اور جماعتیں!

اخبار بدر کی اشاعت مجریہ ۱۲ پچ ۱۲ میں سو فیصد لازمی چندہ جات کی ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست شائع ہوئی تھی۔ اس فہرست میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نام درج ہونے سے رہ گئے تھے۔ نظارت ہذا ان ہر دو جماعتوں کے عہدیداروں اور مخلصین کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

(۱) ـ قادیان

(۲) ـ کرڈاپلی (اڑیسہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کو دل کے عارضہ کے سبب کئی سال سے تکلیف ہے۔ اب حیدرآباد میں قریباً تین ماہ سے ڈاکٹری علاج و مشورے جاری ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں میری اہلیہ کی کامل صحت یابی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں۔

خاکسار

محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان
نزیل حیدرآباد (آندھرا)